وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا

# مغربی استعمارِ نَو
# اور
# اس کے اسلام مخالف حربے

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

# واعظ الجمعہ

# مغربی اِستعمارِ نَو اور اُس کے اِسلام مخالف حربے

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

# مغربی اِستعمارِ نَو اور اُس کے اِسلام مخالف حربے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

## اِستعمار کا لغوی واِصطلاحی معنی

برادرانِ اسلام! اِستعمار (Colonialism) عربی زبان کا لفظ ہے، اور اس کا لغوی معنی کسی جگہ آباد ہونے کی خواہش یا کوشش کرنا ہے۔ جبکہ اصطلاح میں اِستعمار سے مُراد کسی طاقتور قوم کا کسی کمزور قوم پر غلبہ پاکر، اس کے وسائل پر تصرُّف واختیار کو اپنا حق سمجھنا ہے[1]۔

## نَوآبادیاتی نظام کی اِصطلاح

عزیزانِ محترم! مغربی اِستعماری طاقتوں کا شکار ہونے والے خطوں کو "نَوآبادیات" بھی کہا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اِستعماریت کے لیے "نَوآبادیاتی نظام" کی اِصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے[2]۔ اِستعماریت کا آغاز تقریبًا پندرہویں ۱۵ صدی

(۱) دیکھیے: "اُردو لغت (تاریخی اُصول پر)" ۱/ ۴۵۴، ملخصًا۔

(۲) دیکھیے: "اُردو انسائیکلوپیڈیا" صـ۱۰۰۲، ملخصًا۔

عیسوی کے آخر میں، اُس وقت ہوا جب یورپی جہاز رانوں نے نئے تجارتی راستوں کی دریافت کا سلسلہ شروع کیا، ان کی دریافت کے نتیجے میں یورپی اَقوام نے دنیا کے متعدّد خطوں اور اَقوام کو "نَوآبادیاتی نظام" کا حصہ بناکر اپنی سلطنت میں شامل کرلیا[1]۔

## اِستعماریت وسامراجیت میں باہم فرق

حضراتِ گرامی قدر! بسا اَوقات اِستعماریت اور سامراجیت کو مترادِف اور ہم معنیٰ سمجھا جاتا ہے، لیکن ان دونوں اِصطلاحوں میں باہم فرق ہے، سامراجیت سے مُراد اِرد گرد کے علاقوں کو طاقت کے بل بوتے پر فتح کر کے اپنی سلطنت کا حصہ بنالینا ہے، اِسے انگریزی زبان واِصطلاح میں اِمپریل اِزم (Imperialism) کہا جاتا ہے، جبکہ اِستعماریت سے مُراد یہ ہے کہ ایک طاقتور قوم کسی کمزور قوم کی سیاست اور معیشت پر قابض ہوکر اُس کے مُلکی وسائل سے اِستفادہ کرے، اور اُس کے داخلی وخارجی مُعاملات اور پالیسی وقانون سازی (Policy and Legislation) میں مُداخلت کرے، اِسے انگریزی زبان واِصطلاح میں کالونیل اِزم (Colonialism) کہاجاتا ہے[۲]۔

## اِستعماری طاقتوں کی ریشہ دَوانیوں اور سازشوں میں اِضافہ

حضراتِ ذی وقار! نَوآبادیاتی نظام کا دائرہ جیسے جیسے وسیع ومضبوط ہوتا گیا، اِستعماری طاقتوں کی ریشہ دَوانیوں اور اِسلام مخالف سازشوں میں اضافہ ہوتا رہا، مسلمان اپنی سُستی، کاہلی، غفلت، مال ودولت کی ہوس، جاہ ومنصب کے حرص ولالچ، اور اِستعماری طاقتوں کی سازشوں کا شکار ہوکر مختلف طبقات میں تقسیم ہوگئے، اِستعماری طاقتوں نے مسلمانوں کی باہم نااتفاقی اور گروہ بندی کا بھرپور فائدہ اُٹھایا، اور ان کے اختلافات کوختم نہ

---

(1) "Encyclopedia Britannica" Volume: 18, Page: 866.
(2) "Understanding Politics" Institutions and Issues, Page: 218.

ہونے والی خلیج (دُوری) میں تبدیل کر دیا، اور یوں مسلمان قوم دیکھتے ہی دیکھتے پستی وزَوال کا شکار ہوکر، اِستعماری وسامراجی قوتوں کی محکوم بن گئی۔

بیسویں صدی عیسوی میں قدیم سامراجی دَور کا خاتمہ ہوا، اور مختلف اسلامی ممالک آزاد ہوئے، تب اُمید کی یہ کرن پھوٹی کہ شاید اب مظلوم ومحکوم مسلمان قوم بھی گردشِ دَوراں اور غلامی سے نَجات پاکر تعمیر وترقّی کی راہ پر گامزن ہوگی! لیکن صد افسوس کہ ایسا نہ ہوسکا! بلکہ مغربی اِستعمارِ نَو (Western Neo-Colonialism) کی سازشوں اور اسلام دُشمنی کے باعث، مسلمان ظاہری طَور پر آزادی پانے کے باوُجود، ذہنی طَور پر ان کی غلامی ومحکومی سے نَجات نہ پاسکے!۔

## مغربی اِستعمارِ نَو کے اِسلام مخالف حربے

عزیزانِ مَن! مغربی اِستعمارِ نَو نے جن ممالک کو اپنا ہَدف بنایا، اُن کے جغرافیائی حالات، مسائل، کمزوریوں اور خوبیوں کو سامنے رکھتے ہوئے مختلف حربے اور طریقے اپنائے، جن میں سے چند یہ ہیں:

## عالَمِ اسلام میں پھوٹ اور عدمِ استحکام

رفیقانِ مِلّتِ اسلامیہ! مغربی اِستعمار نے عالَمِ اسلام کے خلاف جو حربے اپنائے، اُن میں سے ایک اہم حربہ مسلمانوں میں باہم پھوٹ ڈالنا، اور اسلامی ممالک کو عدمِ اِستحکام کا شکار کرنا ہے۔ مغربی اِستعمار نے ہمیشہ اسلامی ممالک میں نسلی، لسانی، مذہبی اور سیاسی رَقابتوں کو ہوا دے کر اُن میں پھوٹ ڈالی، اور انہیں باہمی اِفتراق واِنتشار میں مبتلا کیا۔ ۱۹۰۷ء میں یورپی ممالک (European Countries) نے ایک بڑی اہم کانفرنس (Conference) کی، یہ کانفرنس برطانوی وزیرِ خارجہ کے زیرِ صدارت ہوئی، اس کانفرنس میں مسلسل ایک ماہ کے

بحث ومُباحثہ اور غور وخوض کے بعد یہ قرار داد پاس کی گئی کہ "تمام عملی وفکری کوششوں کوبروئے کار لاکر، اسلامی ممالک کے خلاف ایک ایسا جامع پروگرام یا منصوبہ بنایا جانا چاہیے، کہ مشرقِ وُسطیٰ کی مسلمان ریاستیں یا علاقے کبھی بھی ایک مرکز پر متفق یا متحد نہ ہوسکیں؛ کیونکہ اس طرح کا متحدہ مشرقِ وُسطیٰ، یورپ اور اس کی تہذیب وثقافت کے لیے ایک مستقل خطرہ بنا رہے گا"[۱]۔

یورپی مفکر لارنس براؤن (Lawrence Brown) نے اسلامی اتحاد کے خلاف اپنا نقطۂ نظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ "اگر مسلمان منتشر رہیں گے تو دنیا میں نہ توان کا کوئی وزن ہوگا، اور نہ وہ کوئی اثر یا تاثیر ظاہر کر سکیں گے، لہذا ضروری ہے کہ ہم عربوں اور مسلمانوں کو منتشر رکھنے کی کوششیں اور تدابیر جاری رکھیں؛ تاکہ مسلمان ہر طرح کی طاقت، قوّت اور اثر ورُسوخ کے بغیر، ناکام ونامُراد زندگی گزارنے پر مجبور رہیں"[۲]۔

میرے محترم بھائیو! آج مسلمانوں کی یہی نااِتفاقی اور باہمی اختلافات، عالمِ اسلام کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج بن چکے ہیں، ہماری اس کمزوری اور نااِتفاقی کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے، اِستعماری قوتیں ہر سَمت سے مسلمانوں کی تباہی وبربادی کے درپَے ہیں۔ حضرت سیّدنا ثَوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا» "عنقریب ایک ایسا وقت آئے گا جب دوسری اَقوام تمہارے خلاف ایک دوسرے کو ایسے بلائیں گے جیسے کھانے والے ایک دوسرے کو اپنے پیالے (دَستر

(۱) "اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یورپی سازشیں" "یورپی وزرائے خارجہ... الخ، ص۱۳۸۔

(۲) "المستشرقون والمبشرون في العالَم العربي والإسلامي" صـ۳۷.

خوان) پر بلاتے ہیں" کسی نے عرض کی کہ کیا ایسا ہماری قلّت کے باعث ہوگا؟ فرمایا: «بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ المَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ» "بلکہ اُن دنوں تم اکثریت میں ہوگے، لیکن ایسے بے کار ہوگے جیسے سیلاب کا لایا ہوا کچرا، اللہ تعالی تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رُعب نکال دے گا، اور تمہارے دلوں میں بزدلی ڈال دے گا!" سائل عرض گزار ہوا کہ یا رسولَ اللہ! بزدلی کیا ہے؟ فرمایا: «حُبُّ الدُّنْيَا، وَكَرَاهِيَةُ المَوتِ»[1] "دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا"۔ ع

حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک

کچھ بڑی بات تھی، ہوتے جو مسلمان بھی ایک!

لہذا ضروری ہے کہ تمام مسلمان اپنے باہمی اختلافات بھلا کر، اتفاق واتحاد کی لڑی میں جُڑ جائیں، اور مغربی اِستعمار کے آلۂ کار بن کر کہیں بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف کسی بھی قسم کی کاروائی میں شریک نہ ہوں۔ ہماری کامیابی اور بقاء اسی میں ہے کہ ہم اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں، باہمی اختلافات اور رنجشوں کو پسِ پشت ڈالیں، اور متحد ہو کر رہیں؛ کیونکہ سب مسلمان ایک جان کی مانند ہیں، حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «المُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضاً» "مسلمان مسلمان کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے کے سہارے مضبوط رہتا ہے"، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ فرما کر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے

---

(١) "سنن أبي داود" باب في تداعي الأمم على الإسلام، ر: ٤٢٩٧، صـ٦٠٣ .

میں پیوَست کرکے اشارہ فرمایا[1]۔

## اِسلام کی نظریاتی وفکری سرحدوں پر حملہ

جانِ برادر! اِسلام کی نظریاتی اور فکری سرحدوں پر حملہ بھی مغربی اِستعمار کے اہم حربوں میں سے ایک ہے، اِستعماری طاقتوں نے مستشرقین کے ذریعے جو نظریاتی وفکری یلغار کی، اس میں انہوں نے مسلمانوں کے دو ۲ سب سے بڑے اور مستند ترین مآخذ: قرآنِ کریم اور حدیثِ نبوی کو بھی نشانہ بنایا، اور مسلمانوں کے دلوں میں ان کے متعلق شکوک وشُبہات پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی!۔

## توہینِ رسالت پر مبنی گستاخانہ خاکوں کی اِشاعت

حضراتِ گرامی قدر! مغربی اِستعمار اپنے تمام تر حربوں کے باوُجود، مغرب (West) سمیت دُنیا بھر میں اِسلام قبول کرنے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے بہت پریشان اور خائف ہے، اپنی تمام تر کوششوں اور مذموم ہتھکنڈوں کے باوُجود، وہ اُمّتِ مسلمہ کے دِلوں سے رسولِ اکرم ﷺ کی محبت اور اُن پر مَر مٹنے کا جذبہ نکالنے میں ناکام رہے ہیں، اُمّتِ مسلمہ اپنی بے عملی اور دین سے دُوری کے باوُجود، سرکارِ دو جہاں ﷺ کی تعظیم وتکریم اور محبت کے جذبے سے سرشار ہے، اور یہ چیز اِستعماری نظام کی ناکامی اور اسلام دشمنی میں مزید اِضافہ کر رہی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ استعماری طاقتوں نے حضور نبیٔ کریم ﷺ کی شانِ اقدس اور ذاتی کردار پر انتہائی رکیک اِلزامات، اور مسلسل گستاخیوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے، البتہ گزشتہ دو ۲ دہائیوں سے مغربی ممالک (Western Countries) میں "آزادئ اظہارِ رائے" کے نام پر

---

(١) "صحيح البخاري" باب نصر المظلوم، ر: ٢٤٤٦، صـ٣٩٤.

"ناموسِ رسالت ﷺ"، "توہینِ مذہب" اور "دینی مقدّسات" پر حملوں میں بڑی تیزی واقع ہوئی ہے، امریکہ (United States)، ہالینڈ (Netherlands)، سویڈن (Sweden)، ڈِنمارک (Denmark)، فرانس (France) اور جرمنی (Germany) سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں توہینِ رسالت پر مبنی گستاخانہ خاکوں کی اِشاعت اور مقابلوں کے پسِ پردہ، مغربی اِستعماری ذہنیت ہی کارفرما ہے!!۔

## فرقہ واریت کا فروغ

میرے محترم بھائیو! فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دینا اِستعماری طاقتوں کا صدیوں پُرانا آزمودہ حربہ ہے، اِستعماری طاقتیں بڑی گہرائی اور باریکی سے مسلمانوں کے مختلف فرقوں اور مسالک کے نظریات کا جائزہ لیتی ہیں، اور پھر مسلمانوں کا رُوپ دھار کر اختلافی اُمور کو ہوا دیتی، اور ان کے ما بین نفرت وعَداوت کے بیج بوتی ہیں۔ رینڈ کارپوریشن (Rand Corporation) کی ایک رپورٹ (Report) میں یہ سفارش پیش کی گئی کہ "ہمیں مسلمانوں کے ایک مسلک کی حمایت کر کے اسے دوسرے مسلک کے خلاف کھڑا کرنا ہے؛ تاکہ ہمارے حمایت یافتہ لوگ دوسرے مسلک کے خلاف فتوے جاری کرکے اُسے کمزور کریں"[1]۔

ابھی چند سال قبل سعودی ولی عہد محمد بن سلمان نے امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ (Washington Post) کو انٹرویو (Interview) دیتے ہوئے بذاتِ خود اس بات کا اعتراف کیا کہ "دنیا میں وہابیّت کو فروغ دینے کے لیے ریاض (سعودی عرب) کی آمادگی (اور فنڈنگ) سرد جنگ کے دَور میں امریکی خواہش پر ہوئی، اور

---

(1) "Civil Democratic Islam" (Summary) Page: Xii.

اس کا مقصد اسلامی ملکوں میں سابق سوویت یونین (Soviet Union) کے اثر و رُسوخ کو روکنا تھا"[1]۔

اس اَمر کا اعتراف سابق امریکی وزیرِ خارجہ ہیلری کلنٹن (Hillary Clinton) نے بھی یہ کہتے ہوئے کیا کہ "جن لوگوں سے ہم آج لڑائی کر رہے ہیں، بیس ۲۰ سال پہلے ہم نے خود انہیں پیدا کیا، اور ہم نے اس لیے ایسا کیا کہ ہم سوویت یونین (Soviet Union) کے ساتھ سرد جنگ کی حالت میں تھے، جب سوویت یونین (Soviet Union) نے افغانستان (Afghanistan) پر حملہ کیا، تو ہم اُنہیں وَسط ایشیا (Central Asia) پر تسلط قائم کرتے نہیں دیکھنا چاہتے تھے، لہٰذا ہم نے اس جنگ کا آغاز کیا جس میں صدر ریگن (President Reagan)، ڈیمو کریٹس (Democrats)، اور کانگریس (Congress) سب شریک تھے، اس کے ساتھ ساتھ ہم نے پاکستانی اَفواج (Pakistani Forces) کے ساتھ معاہدے کیے، مجاہدین کو بھرتی کیا، اور سعودی عرب سے وہابیّت کو بھی فروغ دیا، نتیجۃً سوویت یونین (Soviet Union) ٹوٹ گیا، اور اُن کا اربوں ڈالر (Billions of Dollars) کا نقصان ہوا"[2]۔

## حقوق کے نام پر اقلیتوں کو اکسانا اور بھڑکانا

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مغربی اِستعمار نے اسلام مخالف جو حربے اختیار کیے اُن میں ایک حربہ، اپنے ہَدف ملک کی اقلیتوں کو حقوق کی آڑ میں اُن کے اپنے ہی

(۱) "وہابیّت کا فروغ امریکی خواہش پر ہوا" سعودی ولی عہد کا واشنگٹن پوسٹ کو انٹرویو، سحر ٹی وی ۲۶ مارچ ۲۰۱۸ء۔
(۲) "ہیلری کلنٹن کا ایک اعتراف" (ویڈیو کلپ مع ترجمہ) اردو محفل ۱۷ جون ۲۰۱۹ء۔

وطن کے خلاف اکسانا، بھڑکانا اور اُن کی ہمدردی حاصل کرنا بھی ہے۔ باوُجود یہ کہ اسلامی ممالک میں ہمیشہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفُظ سب سے زیادہ کیا گیا، لیکن اِستعماری طاقتوں نے اپنے مذموم اور اِستبدادی عزائم کی تکمیل کی خاطر، اسلامی ممالک میں اقلیتوں کو ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف اکسا بھڑکا کر اپنے ساتھ ملایا، اور اُن کی حمایت وتعاوُن سے اسلامی ممالک میں بغاوت، اِنتشار اور عدمِ اِستحکام کا ماحول پیدا کیا۔

## مغربی کلچر کا فروغ

برادرانِ اسلام! مغربی اِستعمار اسلامی تہذیب وثقافت کو اپنے لیے ایک بہت بڑا خطرہ تصوُر کرتا ہے، اور یہ سمجھتا ہے کہ اسلامی تہذیب وثقافت مغربی قوم اور مُعاشرہ کی رائے عامّہ کو متاثر کر رہی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ وہ اِسلامی ممالک میں مغربی ثقافت (Western Culture) کا فروغ چاہتا ہے؛ تاکہ مسلمان تہذیب وثقافت سمیت ہر میدان میں پستی وزَوال کا شکار ہو جائیں، اور ہر مُعاملے میں ہمارے محتاج بن کر رہیں۔ اسلامی ثقافت، طرزِ زندگی اور اَخلاقی اَقدار کی تحقیر اور دفتروں میں انگریزی زبان ولباس کا مشروط کیا جانا بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، اور آج حال یہ ہے کہ ہمارے نوجوان اپنی زبان میں گفتگو کرنا، یا اسلامی ثقافت واَقدار پر عمل کرنا اپنی توہین، تنگ نظری اور قدامت پسندی کی علامت سمجھتے ہیں، جبکہ مغربی طرزِ زندگی اپنانے اور انگریزی بولنے میں اپنی ترقّی، کامیابی، روشن خیالی اور جِدّت پسندی تصوُر کرتے ہیں۔

"دی آکسفورڈ ہسٹری آف اِسلام" کے مُطابق "بیسیویں صدی عیسوی کے آغاز میں، اِسلامی دُنیا میں "اُمّت" کے بجائے "قومیت" کا تصوُر مضبوط ہونے کی

ایک بہت بڑی وجہ ہی یہی تھی، کہ اسلامی تہذیب وثقافت کے برعکس یورپی ثقافت کا فروغ ہوچکا تھا"[1]۔

## مغرب نواز کٹھ پتلی حکومتوں کا قیام

عزیزانِ محترم! مغربی اِستعماری طاقتوں کا ایک ہَدف، مغرب نواز کٹھ پُتلی حکومتوں کا قیام بھی ہے، ساری دنیا کو جُمہوریت کا سبق پڑھانے والا مغربی اِستعمار، اپنے زیرِ نگیں ممالک میں اس اَمر کو یقینی بناتا ہے، کہ وہاں ایسی سیاسی جماعت اور شخصیت بطور حکمران بر سرِ اقتدار آئے، جو اِستعماری طاقتوں کے مفادات کا تحفُّظ کرے، اور اُن کے عزائم ومقاصد کی تکمیل میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔

ڈاکٹر کوامے اَنکرومہ (Dr. Kwame Ankrumah)(سابق وزیرِ اعظم گھانا، مغربی افریقہ) عصرِ جدید کی اِستعماری طاقتوں کا ہَدف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "نَو استعماری طاقتوں کے شکار خطّوں کے حکمران، اپنی عوام کی خواہش پر نہیں، بلکہ اپنے استعماری آقاؤں کی مدد سے مسندِ حکومت پر براجمان ہوتے ہیں، لہٰذا انہیں اس اَمر میں قطعًا کوئی دلچسپی نہیں ہوتی کہ وہ ملک کی ترقّی کے لیے کیا اِقدامات کریں، یا اپنی عوام کے حالات دُرست کریں، یا صنعتی وتجارتی مُعاملات میں اِستعماری استحصال کو روکیں، یہی نَو استعماری طاقتوں کا ہَدف ہے"[2]۔

## دنیا بھر کے میڈیا پر کنٹرول

حضراتِ گرامی قدر! اِستعماری طاقتوں کا سب سے بڑا اور مؤثر ہتھیار میڈیا (Media) ہے، آج ساری دنیا کے میڈیا پر اِستعماری طاقتوں اور ان کی پَروردَہ ملٹی نیشنل

---

(1) "The Oxford History of Islam" Page: 561.
(2) "Neo-Colonialism" Introduction, page: 13.

کمپنیوں (Multinational Companies) کا اختیار (Control) اور اِجارہ داری ہے، اور اس کنٹرول کو مزید مضبوط اور مستحکم کرنے کے لیے دنیا بھر کے ذرائع اِبلاغ کی خرید وفروخت کا سلسلہ بڑی تیزی سے جاری ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام میڈیا کو اپنے چند ہاتھوں میں محدود کرنا چاہتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ۱۹۸۳ء میں دنیا کی بڑی میڈیا کمپنیاں (Media Companies)، پچاس ۵۰ کارپوریشنوں (Corporations) کی ملکیت تھیں، خرید وفروخت شروع ہوئی تو ۲۰۰۲ء میں یہ نو ۹ کارپوریشنوں کی ملکیت ہوگئیں، اور ایسا لگتا ہے کہ جلد ہی دنیا کا ۹۰ فیصد میڈیا صرف چند ہاتھوں میں ہوگا، اور وہی اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ!۔

## غریب اور ترقی پذیر ممالک کو قرضوں کی فراہمی

حضراتِ ذی وقار! غریب اور ترقی پذیر ممالک کو مُعاشی استحکام کے نام پر سُودی قرضوں کی فراہمی بھی، مغربی اِستعمار کا ایک بہت بڑا حربہ ہے، بَروقت قرض کی ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں شرحِ سُود میں بڑا اضافہ ہو جاتا ہے، جسے بنیاد بنا کر اِستعماری قوّتیں مقروض اَقوام کے داخلی وخارجی مُعاملات میں دخل اندازی کرتی، اور اُن کی مُلکی پالیسیوں پر اثر انداز ہوتی ہیں، آئی ایم ایف (IMF) اور عالمی بینک (World Bank) جیسے استحصالی اداروں کا قیام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے!۔

## مغربی نظامِ تعلیم

جانِ برادر! سامراجی وِاستعماری طاقتوں کا جن اسلامی ممالک میں عمل دخل اور اثر ورُسوخ بہت زیادہ تھا، وہاں انہوں نے اسلامی نظامِ تعلیم کے مقابلے میں مغربی نظامِ تعلیم بھی متعارف کروایا، دینی مدارس اور اس کے طلباء کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے مسلمانوں کو احساسِ کمتری کا شکار کیا؛ تاکہ ان کی نسلِ نَو کے دلوں سے اِسلام کی

محبت، عقائد و نظریات پر پختہ یقین، اور اپنے اَسلاف کی عظمت ختم ہو جائے، اور وہ مغربی اِستعماری نظام اور تہذیب و ثقافت کا حصہ بن کر ذہنی طَور پر ان کے محتاج و غلام بن جائیں؛ تاکہ استعماری نظام کو چلانے کے لیے مقامی آبادی میسّر آسکے۔

"دی آکسفورڈ ہسٹری آف اسلام" میں مذکور ہے کہ "مسلم دنیا میں اِستعماری طاقتوں نے تعلیم کی حوصلہ اَفزائی کی، اور تعلیمی اداروں کے قیام کے لیے بھاری سرمایہ لگایا، یہ ادارے ایسے اَفراد کو تعلیم دینے کے لیے قائم کیے گئے جو اِستعمار کا کاروبارِ حکومت چلا سکیں"(1)۔

ہمارے موجودہ علمی زَوال کی سب سے بڑی اور بنیادی وجہ، استعماری طاقتوں کا متعارف کردہ یہی مغربی نظامِ تعلیم ہے، جب تک مسلمان اپنے بچوں کو دینی تعلیم دیتے رہے، تب تک وہ دین کے ساتھ ساتھ دُنیوی مُعاملات میں بھی لوگوں کی اِمامت وسیادت کا فریضہ انجام دیتے رہے، مگر جب مسلمان مغربی استعمار کی سازشوں کا شکار ہوکر، مغربی نظامِ تعلیم کے گرویدہ ہوئے، تب سے وہ صرف دنیا کے ہوکر رہ گئے، بلکہ دینی تعلیم وتربیت سے یکسر غافل ہوکر، اپنے بچوں کو ایک اچھا مسلمان بنانے میں بھی ناکام ہیں!۔

## فیملی پلاننگ اور "کم بچے خوشحال گھرانہ" کا نعرہ

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! "خاندانی منصوبہ بندی"، "کم بچے خوشحال گھرانہ" اور "بچے دو ۲ ہی اچھے" جیسے دِل فریب نعرے (Slogans) اور پروگرامز بھی استعماری ذہن کی ہی کارستانی ہے، مغربی اِستعمار اس خطرے سے خوب آگاہ ہے کہ

(1) "The Oxford History of Islam" Page: 578.

مسلمانوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی، ان کے اِستعماری نظام کے لیے خطرے کا باعث بن سکتی ہے، لہذا فیملی پلاننگ پروگرام (Family Planning Programme) کے نام پر مسلمانوں کی آبادی کم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔

جنوری ۱۹۹۳ء میں "واشنگٹن پوسٹ" کے ایک مضمون نگار نے یہاں تک لکھا کہ "مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی، رُوسی امپریلزم (Imperialism) سے بھی بڑا خطرہ ہے، لہذا اس کا خاتمہ ضروری ہے، اس معرکے میں حصہ لینے والے ہر شخص کو حکومت کی طرف سے مالی اِمداد دی جائے، اسلامی اِصطلاحات ومَفاہیم کو امریکی مفادات کے رنگ میں ڈھال کر کانفرنسیں منعقد کی جائیں، اس طرح مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر ان کی آبادی کم کرنے کے لیے کام کیا جائے، یہاں تک کہ ان کی شرح آبادی کم ہو کر صفر کی سطح تک پہنچ جائے"(۱)۔

## ارضِ فلسطین پر یہودی آباد کاری

برادرانِ اسلام! اسلامی ممالک میں اپنے لوگوں کو لا کر آباد کرنا، تجارت اور کاروبار کے نام پر وہاں زمین خریدنا، اور نجکاری (Privatization) کے نام پر اُن کے قومی اداروں کو خرید کر اپنا اثر ورُسوخ بڑھنا بھی، مغربی استعمار کا ایک اہم اور مؤثر حربہ ہے۔ ارضِ فلسطین پر یہودی آباد کاری، اسرائیل کا قیام اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمان اکثریت کی اقلیت میں تبدیلی، اس کی وہ تازہ ترین مثالیں ہیں جن کے پیچھے مغربی استعمار کی سوچ کار فرما ہے، اِستعماری طاقتوں نے سب سے پہلے ترک سلطان عبد الحمید ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو مالی پیش کش کی، سلطنتِ عثمانیہ کے تمام قرضوں کی ادائیگی کی

---

(۱) "مسلمانوں کا فکری اِغواء اور اس کے مختلف پہلو" خاندانی منصوبہ بندی، ص۲۲۹۔

یقین دہانی کروائی، اور بدلے میں ارضِ فلسطین پر یہودی وطن قائم کرنے کی اجازت چاہی، ترک سلطان نے اس پیش کش کو یکسر مسترد کرتے ہوئے فرمایا: "میں ارضِ مقدّس کے ایک چپے پر بھی تمہاری سَودے بازی کو کسی صورت قبول نہیں کر سکتا، میں تمہاری پیش کش پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا"۔ ترک سلطان عبدالحمید ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے اس غیر تمندانہ جواب پر، اسلام دشمن اِستعماری قوّتیں سیخ پا ہوکر، سلطنتِ عثمانیہ کے خاتمے کے لیے باہم متحد ہوگئیں، سلطنتِ عثمانیہ کی بساط لپیٹ کر ترکی پر ایک فری میسن مصطفی کمال کو بطورِ حکمران مسلّط کر دیا گیا، اور ارضِ فلسطین پر ۱۹۴۸ء میں "اسرائیل" کے نام سے ایک ناجائز ریاست قائم کردی گئی، اور دنیا بھر سے یہودیوں کو لاکر ارضِ فلسطین پر آباد کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا[۱]۔

۱۹۴۸ء سے لے کر تا حال یہودیوں کی اس نقل مکانی اور آبادی کاری میں اقوامِ متحدہ، امریکہ اور یورپی ممالک سمیت تمام اِستعماری طاقتوں نے ان کا پورا پورا ساتھ دیا، یہودی بستیاں آباد کرنے میں انہیں مالی مدد فراہم کی، بھاری رُقوم کا لالچ دے کر فلسطینیوں سے ان کی زمینیں خریدیں، اور آج یہ عالَم ہے کہ فلسطینی مسلمان اپنے ہی ملک میں بے بسی سے اَقلیت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں!۔

## آزادئ نسواں اور "میرا جسم میری مرضی" کے نعرے

عزیزانِ محترم! کچھ عرصہ سے وطنِ عزیز پاکستان میں مغربی ثقافت (Western Culture) کی دلدادہ اور دِین بیزار بعض مقامی این جی اوز (NGOs) آزادئ نِسواں کے نام پر "عورت آزادی مارچ" کا ہر سال بڑی پابندی سے

(۱) دیکھیے: "تاریخ بیت المقدس" ص۲۴۹۔ "مسجدِ اقصیٰ ہمارے دلوں میں" ص۸۸،۸۹۔

اہتمام کررہی ہیں، تین چار سو عورتوں پر مشتمل اس چھوٹے سے مارچ کو حُکّامِ بالا کی مکمل پُشت پناہی حاصل رہتی ہے، سارا قومی میڈیا (National Media) ان کے مارچ کی کوریج (Coverage) کے لیے موجود رہتا ہے، اس مارچ میں انتہائی فُحش اور بیہودہ نعروں کے ذریعے مسلمان خواتین کو اسلامی تعلیمات اور مُعاشرتی اَقدار وروایات سے بغاوت پر اکسایا جاتا ہے، انہیں اپنے والدین اور شوہر کی نافرمانی پر اُبھارا جاتا ہے، اور اس کام کے لیے ساری فنڈنگ (Funding) مغربی اِستعماری طاقتیں کررہی ہیں!۔

حضراتِ گرامی قدر! اِستعماری طاقتیں ہمیں فحاشی وبے حیائی کے دلدَل میں دھکیلنا چاہتی ہیں، آزادئ نسواں کے لیے "میرا جسم میری مرضی" جیسے نعرے ان کے خطرناک عزائم کی عکّاسی کرتے ہیں، مشرق ومغرب کی ہر عورت کو یہ معلوم ہونا چاہیے، کہ یہ نعرہ اُن کی عزّت، احترام اور آزادی کے لیے نہیں، بلکہ فحاشی وعُریانیت کے کاروبار (Business) کو فروغ دینے (Promote) کے لیے بلند کیا جارہا ہے، یہی وجہ ہے کہ آج اُن کا کوئی بھی تجارتی اشتہار، عورت کے وُجود سے خالی نہیں ہوتا، آپ کسی بھی دفتر، دکان (Shop) یا کارخانہ (Factory) میں چلے جائیں، وہاں بھی گاہکوں (Customers) کو متوجہ کرنے اور لُبھانے کے لیے نوجوان لڑکیوں کو نیم برہنہ لباس میں ضرور کھڑا کیا جاتا ہے، گویا عورت نہ ہوئی، ایک شوپیس (Show Piece) ہوا، جب چاہا جہاں چاہا کھڑا کردیا!۔

میرے محترم بھائیو! مغرب کو مسلمان عورتوں سے کس قسم کی ہمدردی ہے؟ اس کا اندازہ اس ایک واقعے سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ تیونس (Tunisia) میں ایک عورت نے کسی نیٹ ورکنگ سائٹ (Networking Site) پر اپنی ایک تصویر پوسٹ کی، جس میں اس کی چھاتی برہنہ تھی، اس تصویر پر حکومت کی طرف سے

کارروائی کی گئی اور وہاں کی عدالت نے اس جرم پر اُسے سزا سنا دی۔ عدالت (Court) کے اس فیصلے کے خلاف ساری دنیا میں مغربی ثقافت ( Western Culture) کے علمبرداروں نے صدائے احتجاج بلند کی، اور مساجد اور اِسلامی مراکز (Mosques and Islamic Centers) کے سامنے خواتین نے اپنی چھاتیاں کھول کھول کر مُظاہرے کیے، مُظاہروں میں شریک عورتوں نے اپنی چھاتیوں پر اسلام مخالف نعرے لکھ رکھے تھے، اور خواتین پر ہونے والے مَظالم کا ذکر کیا تھا۔ اس ایک مثال سے ہر ذی شُعور خوب سمجھ سکتا ہے، کہ مسلم خواتین کو آخر کِن مَظالم سے آزاد کرانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں؟! اور اُن کے ساتھ ہمدردی کا مطلب کیا ہے؟"[1]۔

ہماری مسلمان ماؤں بہنوں کو بھی اِستعماری طاقتوں کی ان سازشوں اور حربوں کو سمجھنا ہو گا! خود کو بے بنیاد اِحساسِ محرومی سے نَجات دلانی ہوگی! اور اپنے آپ کو یہ باوَر کرانا ہو گا کہ دینِ اسلام وہ واحد دِین ہے جس نے خواتین کو ظلم وستم سے نَجات دلائی، انہیں زندہ درگور ہونے سے بچایا، بحیثیت ماں، بہن، بیوی اور بیٹی تفصیلی حقوق بیان فرمائے، اور مَردوں کو اُن کے ساتھ نرمی اور شفَقت سے پیش آنے، اور اُن کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا!۔

## فحاشی وبے حیائی کا فروغ

عزیزانِ مَن! فحاشی اور بے حیائی کا فروغ بھی جدید مغربی استعمار کے اہم حربوں میں سے ایک ہے! مغربی میڈیا (Western Media) تو رہا ایک طرف،

(۱) دیکھیے: "اسلام دشمن طاقتیں مسلمان عورت کو حق دلانے کے لیے بے چین کیوں؟" فکر و خبر ڈیجیٹل ایڈیشن ۸، دسمبر ۲۰۲۲ء۔

خود ہمارا اپنا قومی میڈیا (National Media) بھی کسی سے کم نہیں! یہاں سے بھی دانستہ اور غیر دانستہ طَور پر، اِستعماری طاقتوں کو اپنے اَہداف کی تکمیل کے لیے مدد فراہم کی جا رہی ہے! آج میڈیا (Media) کی آزادی ایک ڈھونگ ہے؛ کیونکہ یہ ایک بِکاؤ مال بن چکا ہے، لاکھوں روپوں پر مشتمل بھاری لفافے دے کر کوئی خبر لگوانا یا رکوانا ایک عام اور معمولی بات بن چکی ہے، ہمارے حکمران بھی اس ساری صورتحال سے آگاہی کے باوُجود، کسی مؤثر اِقدام کے لیے تیار نہیں! فیس بک (Facebook)، یوٹیوب (You Tube)، ٹک ٹاک (Tik Tok) اور انٹر نیٹ (Internet) پر اَخلاق باختہ گندی فلموں، ڈراموں اور گانوں کے ذریعے مسلم مُعاشرے میں فحاشی، عُریانیت اور بے حیائی کا فروغ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے!۔

حضراتِ ذی وقار! جو لوگ استعماری طاقتوں کے اس مذموم ایجنڈے کی تکمیل کے لیے کوشاں ہیں، انہیں خوب یاد رکھنا چاہیے کہ اُن کا یہ فعل دنیا وآخرت میں دردناک عذاب کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ﴾[1] "یقیناً جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا وآخرت میں دُکھ دینے والا عذاب ہے!"۔

ذرائع اِبلاغ کے باعث فحاشی وعُریانی کے جراثیم بہت تیزی سے مُعاشرے میں سرایت کر گئے ہیں، اس کی روک تھام اور سدِّباب بھی میڈیا کی مدد کے بغیر بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے، لہٰذا ہمارے ذرائع اِبلاغ کو چاہیے کہ اس سلسلے میں اپنا مثبت

---

(۱) پ۱۸، النور: ۱۹.

کردار ادا کریں، استعماری حربوں کو سمجھیں، اور فحاشی، عریانیت اور بے حیائی کے خلاف عملی اِقدامات کریں، لوگوں میں اس سے بچنے کا شُعور بیدار کریں، اور اس کے دنیوی واُخروی نقصانات سے آگاہ کریں۔

## بنیاد پرستی اور رجعت پسندی کے طعنے

میرے محترم بھائیو! مغربی اِستعمارِ نَو (Western Neo-Colonialism) جہاں اسلام اور مسلمانوں کی سیاسی وَحدت کو نقصان پہنچا کر، اِن میں باہم اِفتراق واِنتشار کا بیج بو رہا ہے، وہیں مسلمانوں کے فکری اِغواء کی بھی مذموم کوشش جاری رکھے ہوئے ہے، روشن خیال یا لبرل اسلام (Liberal Islam)، بنیاد پرست اسلام (Radical Islam)، لبرل مسلمان (Liberal Muslims) اور انتہاء پسند مسلمان (Extremist Muslims) جیسی اسلام مخالف مغربی اصطلاحیں، انہی اِستعماری طاقتوں کے آلۂ کار مغربی مستشرقین (Western Orientalists) کی اختراع کردہ ہیں۔

جانِ برادر! استعماری طاقتوں اور مغرب (West) نے یہ اصطلاحیں دنیا بھر میں رائج کرنے کے لیے میڈیا کا سہارا لیا، اور اسلام پر عمل پیرا ہر شخص کو بنیاد پرستی اور رجعت پسندی کے طعنے دیے، جس کا بنیادی نقصان یہ ہوا کہ مسلم مُعاشرہ دو ۲ طبقوں میں تقسیم ہو گیا: (۱) مغربی اِستعمارِ نَو (Western Neo-Colonialism) نے دُنیوی اعتبار سے زیادہ پڑھے لکھے، اور اعلیٰ عہدوں پر براجمان سیاستدان، سائنسدان، جج حضرات، کاروباری شخصیات، پروفیسر صاحبان، صحافی حضرات اور سِوِل سوسائٹی (Civil Society) میں شمار کیے جانے والے مالدار طبقے کو، لبرل اور روشن خیال مسلمان قرار دے کر اُن کی حوصلہ افزائی کی، (۲) جبکہ علماء، محراب و منبر سے وابستہ ائمۂ

کِرام، دینی مدارس کے طلباء، مذہبی سیاسی جماعتوں، اور مذہبی لگاؤ رکھنے والے عام مسلمانوں کو رجعت پسندی کے طعنے دے کران کی حوصلہ شکنی کی!۔

## مسلمانوں کے لیے "جہادی" کی اصطلاح

حضراتِ گرامی قدر! مسلمانوں کے لیے بطورِ طنز لفظ "جہادی" کی اِصطلاح بھی مغربی اِستعمار کی اسلام پر فکری یلغار کا ایک حصہ ہے، دینِ اسلام میں جہاد کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اللہ تعالی نے قرآنِ کریم میں جہاد کی اہمیت وفضیلت سے متعلق متعدّد آیات نازل فرمائیں، رسولِ اکرم ﷺ نے بنفسِ نفیس جہاد میں متعدّد بار شرکت فرمائی، مگر آج مسلمانوں کے لیے لفظ "جہادی" کی اِصطلاح، انتہاء پسند اور دہشتگرد کے اِستعارے کے طَور پر استعمال کی جارہی ہے؛ تاکہ اس لفظ کو اتنا بدنام کر دیا جائے کہ مسلمان جہاد میں حصہ لینا تو کُجا، جہاد کے نام سے بھی کوسوں دُور بھاگیں!۔

## استعماری حملوں سے بچاؤ میں ہمارا کردار وذِمہ داری

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! آج اِستعماری طاقتوں کا دائرۂ کار اس قدر وسیع ہوچکا ہے، کہ کوئی بھی اسلامی ملک ان کی سازشوں اور چیرہ دستیوں سے محفوظ نہیں رہا، ہمارے عقائد ونظریات ہوں یا تہذیب وثقافت، یا پھر مَعیشت وسیاست، ہر میدان میں استعمار ہم پر حاوی ہے، زندگی کے ہر شعبے میں اسی کا غلبہ وتسلُّط ہے، اپنی چودہ سو سالہ تاریخ اور شاندار ماضی کے باوُجود مسلمان قوم، اس قدر بے بس ولاچار کبھی نہیں تھی جتنی آج ہے! لیکن اپنے تمام تر مسائل اور مشکلات کے باوُجود ہمیں اللہ تعالی کی ذات سے مایوس نہیں ہونا! بلکہ کامل یقین رکھنا ہے کہ اُمتِ مسلمہ ایک بار پھر بامِ عروج تک پہنچے گی، اور اَقوامِ عالَم کی رَہنمائی کرے گی، لہذا ہمیں مغربی نَوآبادیاتی نظام (Western Neo-Colonialism)، مغربی مستشرقین

(Western Orientalists)، اور یہود ونصاریٰ کے شیطانی عزائم، مکروہ سازشوں اور حربوں کو سمجھنا ہو گا، اور ان کا مقابلہ کرنا ہو گا! لہٰذا بحیثیت مسلمان ہم پر لازم ہے کہ اپنے عقائد ونظریات کو دُرست رکھیں، اللہ تعالی پر اپنے توکُّل کو مضبوط کریں، قرآن وسنّت سے رَہنمائی لیں، سُودی قرضوں سے چھٹکارا پائیں، مغربی کلچر کو ترک کریں، نظامِ تعلیم میں حسبِ منصب اصطلاحات کرنے میں اپنا کردار ادا کریں، کفّار ومشرکین سے دوستی نہ رکھیں، اسلامی ممالک سے اپنے تعلقات میں بہتری لائیں، اور باہم اِتحاد واِتفاق سے رہیں!۔

## دعا

اے اللہ! ہمیں مغربی استعمار اور ان کے مذموم حربوں سے نَجات عطا فرما، ان کے شیطانی عزائم اور مکروہ چالوں سے محفوظ فرما، کفّار ومشرکین کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرما، دینِ اسلام اور مسلمانوں کا دِفاع کرنے کی ہمّت، جذبہ اور سوچ عنایت فرما، قرآن وسنّت کو اپنا رَہنما بنانے کی توفیق مَرحمت فرما، مغربی کلچر سے نَجات عطا فرما، اسلامی ثقافت کو اپنانے کی سوچ مَرحمت فرما، اور باہم اتحاد واِتفاق سے رہنے اور اِفتراق واِنتشار سے بچنے کی توفیق عطا فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.